



(1925-1972)

ناصر کاظمی

ناصر کاظمی اقبالہ میں پیدا ہوئے۔ تقسیم وطن سے قبل ہی وہ ایک شاعر کی حیثیت سے کافی مشہور ہو چکے تھے۔ 1947ء کے بعد پاکستان جا کر لاہور میں سکونت اختیار کر لی۔ ناصر کاظمی نے اُس دور میں غزل گوئی کی جب زیادہ تر شعر انظم گوئی کی طرف مائل تھے۔ ناصر کاظمی نے روایتی غزل سے الگ ایک راہ نکالی جو زبان و بیان کے اعتبار سے نئی ہے جس میں آج کے انسان کے کرب کو پیش کیا گیا ہے۔ ان غزلوں کی ایک بڑی خوبی لہجے کا دھیمپن اور احساس کی تازگی ہے۔ آزادی کے بعد کی غزل پر ناصر کاظمی کا گہرا اثر ہے۔ ناصر کاظمی کی غزل کے مشہور مجموعے 'برگِ نئے' اور 'دیوان' ہیں۔ ان کا تیسرا مجموعہ 'پہلی بارش' ان کے انتقال کے بعد 1975ء میں شائع ہوا۔ اب کلیات بھی منظر عام پر آچکا ہے۔

بارش کی دُعا



4924CH01

اے داتا بادل برسا دے
فصلوں کے پرچم لہرا دے
دیس کی دولت دیں کے پیارے
سُکھ رہے ہیں کھیت ہمارے
ان کھیتوں کی پیاس بجھا دے
اے داتا بادل برسا دے
یوں برسیں رحمت کی گھٹائیں
داغ پُرانے سب دھل جائیں



اب کے برس وہ رنگ جما دے
اے داتا بادل برسا دے
کھیتوں کو دانوں سے بھر دے
مردہ زمیں کو زندہ کر دے
تُو سُنتا ہے سب کی دُعاں
داتا ہم کیوں خالی جائیں
ہم کو بھی محنت کا صلہ دے
اے داتا بادل برسا دے

(ناصر کاظمی)



مشق

i۔ معنی یاد کیجیے

داتا	:	دینے والا، خدا
پرچم	:	جھنڈا
رحمت	:	کرم، مہربانی
داغ	:	دھبہ، مُراد دُکھ درد
رنگ جمانا (محاورہ)	:	اثر دکھانا
صلہ	:	بدلہ

ii۔ سوچیے اور بتائیے

- 1۔ شاعر کیا دُعا مانگ رہا ہے؟
- 2۔ فصلوں کے پرچم لہرانے کا کیا مطلب ہے؟
- 3۔ کھیتوں کو دیس کی دولت کیوں کہا گیا ہے؟
- 4۔ بارش نہ ہونے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- 5۔ ”مردہ زمیں کو زندہ کر دے“ سے کیا مراد ہے؟